49000- فرض اورواجب روزہ دار کے لیے بغیر عذر کے روزہ توڑنا جائز نہیں

سوال

اگر کسی نے قضاء کا روزہ رکھا ہواور کسی رشتہ دار کوملنے جائے اوراسے کھانے کی دعوت دی جائے توکیا اسے دعوت قبول کرکے کھانے میں گناہ ہوگا اور کیا وہ یہ روزہ دوبارہ رکھے گا ؟

پسندیدہ جواب

جب کسی شخص نے فرضی اورواجب روزہ رکھا تواس کے لیے بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ افطار کرنا جائز نہیں ، اگر توروزہ توڑدے تواس روز کے بدلے میں اسے قضاء کرنا ہوگی ۔

ابن المفلح رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " الفروع " میں کہتے ہیں :

واجب روزہ دار کے لیے روزہ توڑنا حرام ہے ۔ اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت نے قضاء کا روزہ رکھا تواس کے پاس کچھ مہمان آگئے توبطور مجاملہ اورخاطر تواضع اس نے بھی روزہ افطار کرلیا ، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ قضاء اگر توفرضی اورواجب روزے کی تھی مثلا رمضان کی قضاء توکسی کے لیے بھی بغیر ضرورت کے لی روزہ افطار کرنا جائز نہیں ، اورصرف مہمان آنے کی وجہ سے ہی روزہ توڑدینا حرام ہے اورجائز نہیں ۔

اس لیے کہ شرعی قاعدہ ہے : جوکوئی بھی کسی واجب کام کی ابتداء کردے اسے مکمل کرنا واجب ہے ، لیکن اگر کوئی شرعی عذر درپیش آجائے توپھر نہیں ۔

لیکن اگر یہ قضاء نفلی روزے کی ہے توپھر اس پر مکمل کرنا لازم نہیں ، اس لیے کہ یہ واجب نہیں تھا ۔

دیکھیں فتاوی الصیام صفحہ نمبر (452)۔

اورایک دوسری جگہ پر شیخ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب کوئی شخص واجب روزہ کی ابتداء کرے مثلا رمضان یا پھر قسم کا کفارہ ، یا حج میں محرم کے حلال ہونے سے قبل سر منڈانے کے فدیہ کے روزے کی قضاء یا اسی طرح کوئی واجب روزہ رکھ لیا تو وہ بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ نہیں توڑ سکتا ۔

اوراسی طرح ہر وہ شخص جس نے کوئی واجب کام شروع کردیا تواس پرلازم ہے کہ وہ اسے مکمل کرے اس کا بغیر کسی شرعی عذر کے توڑنا حلال نہیں ۔

دیکھیں : فتاوی الصیام لابن عثیمین رحمہ اللہ صفحہ نمبر (451) ۔

واللہ اعلم.